سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل ایم۔اے
۱۸ وارث روڈ۔ لاہور } ایڈیٹر

پادری غلام مسیح صاحب
سیکلوڈ روڈ - لاہور } اسسٹنٹ

پادری ایچ۔ای وائلی صاحب
ایس-ٹی-ایم-ایمپرس روڈ-لاہور } مینیجر

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مینیجر صاحب نور افشاں ہونا چاہئے تمام مضامین و اشتہارات برای اندراج کاغذ کے ایک طرف تحریر کرکے بنام ایڈیٹر وارث روڈ لاہور کے پتہ پر ارسال فرمایا کریں۔

حقیقی نور جو ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے دنیا میں آنے کو تھا

جلد ۵۵	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۳۰ دسمبر ۱۹۲۷ء	نمبر ۵۲

خیر مقدمِ مسیح

جناب منت کے قلم سے

اے بانیٔ دیں شانِ خدا شوکتِ انساں - اے مہبطِ ایماں
تو راہ ہے تو رُوح ہے تو حق ہے تو ہے جان - اے مہبطِ ایمان

اے نیرِ یعقوب تو ہے مہرِ صداقت - یہ تجھ میں ہے طاقت
جو دور کرے دہر کی تاریکیٔ بطلان - اے مہبطِ ایمان

تو شیرِ یہوداہ ہے یعقوب کا ضیغم - محفوظ ہوئے ہم
اب زیر ہمیں کر نہ سکے شطق سے شیطاں - اے مہبطِ ایماں

ہے رت و بدن و جان و ضمیر و دل و مرضی - ایک ایک تجھے دیدی
زر ہے یہی سونا یہی اور ہے یہی لوبان - اے مہبطِ ایمان

پچیس دسمبر کو ہوں ہم گھر میں کہ باہر - کر ہم پہ بھی ظاہر
وہ نور گڈریوں پہ جو چمکا سرِ میداں - اے مہبطِ ایمان

مقدم کا ترے بیت لحم سے ہؤا اقدام - تو نے بصد اکرام
چرنی کو کیا غیرتِ اورنگ سلیماں - اے مہبطِ ایمان

پلپٹ ترے جلوہ سے بنے غیرتِ صد طور - ہو نور سے معمور
گرجوں کا ہمارے بھی یہی آج ہے ارمان - اے مہبطِ ایمان

تیرے قدمِ پاک سے شاہنشۂ شاہاں - ہم ہیں یہی خواہاں
ہر کلبۂ احزاں بنے روضۂ رضواں - اے مہبطِ ایمان

مانا تجھے کل ملک یہ ہے خواہش منت - تاتیری بدولت
اس ہند کا ہر قطعہ بنے خطۂ کنعان - اے مہبطِ ایمان

قطعہ

ہر جسم خبر دیتا ہے عیسےٰ کے تجسم کی
آئی ہے نجات ان کے لئے آج بڑے دیں
عیسیٰ کی ولادت کی فقط بیت لحم میں کیا
ہر صورت عیسائی میں جو یا نئی سیرت ہو
ہر غیر مسیحی کے لئے جای مسرت ہے
ہر قریہ و ہر قصبہ و ہر شہر میں شہرت ہے

بفارسی

ندا گوشِ من فخرِ عاصیاں برسید
بیا مد آنکہ بادرنگِ عرش داشت نشست
زرگ گہای شیاطیں چہ پاک ایشاں را
خیال خام پئے قتل اُو بہ بخت بسر
برای یوسف و مریم نبود جائے قیام
فروغ یافتہ میداں زعکس مہر سپند
بجسم آمدہ منجی میان بیتِ لحم
مرادِ آبادہ ہمیں است شہرِ بیت لحم

کسیکہ عفو معاصی دہد جہاں برسید
زمیں زپای تفاخر بآسماں برسید
پئے شبانیٔ امیشہا شباں برسید
چو ایں سخن بہ ہیرودیس بد گماں برسید
جہاں بہ بیت لحم چوں جہاں جہاں برسید
ز آفتاب صداقت ضو آنچناں برسید
شنو کہ خیل ملائک چہ رمز خواں برسید
کہ لنگ لنگ دراں بہر سبند داں برسید

بگوش مسلم دوراں نوید گو منت
جہاں نبی کہ بقرآں ہست آں برسید

رباعیات

وہ نور ہے تیرگیٔ صد عالم کا — بھرنا تھا مجوسیوں کو دم اُسکے دم کا
منت گنہگاروں کی جو قسمت تھی بلند — اپنا وہ ستارا تھا جو تارا چمکا

منت

ہدیہ اُسے کیا دوں کہ وہ ہاتھ آیا ہے — ممنون ہُوا ہوں کہ وہ ہاتھ آیا ہے
کیا خوش نصیب ہیں اور مبارک منت — قاصد کے قدم لوں کہ وہ ہاتھ آیا ہے

"

نکلی یہ خبر عرش کا تارا آیا — ڈھونڈو وہ ہے کدھر عرش کا تارا آیا
منت یہ زمینیوں سے کہتے ہیں مجوس — مشرق میں نظر عرش کا تارا آیا

"

ملک تہ خاک بھی نہ چمکے کم ہیں — افلاک میں نور کے تو ہم عالم ہیں
یکساں ہے بلند و پست ہم کو منت — ذرّے ہیں زمیں کے عرش کے تارے ہم ہیں

"

مسیح آیا

جناب منت کے قلم سے

اُلٹ پلٹ کے جو ہم نے دیکھا سمجھ میں اپنے یہ بات آئی
نجات آئی مسیح آیا مسیح آیا نجات آئی
دُلھن جو اُس کی کلیسیا ہے اُسے تجمل سے ساتھ لے کر
دُلھے کا کرنے کو خیر مقدم بنی بنائی برات آئی
تنہ سے یسی کے پھوٹ نکلی وہ خشک جڑ سے پنپ رہی ہو
پھیلیگی پھولیگی مصر میں جو وہی ہے شاخ نبات آئی
ازل میں پیدا ہوئی پدر سے لقب ہے جس کا خدا کا بیٹا
شکم سے مریم کے پاک و اطہر وہ لے کے انسانی ذات آئی
ہُوا ہے پیدا مسیح جس میں ہزاروں دن ہوں نچھاور اُس پر
وہ آج چوبیسویں کی روشن تر اور بہتر ہے رات آئی
معاف کرنے کو ہم سبھوں کے گناہ و تقصیر و جرم و عصیاں
محبت آئی مروت آئی عنایت اور التفات آئی
جو لکھنے بیٹھا میں وصف عیسےٰ تو خشکی لائی زمیں کا تختہ
تری کی گہرائی آپ لے کر سیاہی بھر کر دوات آئی
وہی کہ روکا تھا جس سے اوّل خدا نے خود پہلے آدمی کو

بنی آدم کو ابنِ آدم ہیں آپ ملنے حیات آئی
حیات بھی آدم وگر سے جو ابنِ آدم ہے پاتے ہیں ہم
وراثتاً آدمِ تجسّس سے جیسے منت ممات آئی

طالب مسیح

بہار ہے یا خزاں ہے۔ دن ہے یا رات ہے تاریخ کون سی اور دن کونسا۔ مجھے ان سے کیا غرض۔ نہ تو میں سبت کا پابند ہوں اور نہ اتوار کا غلام ہوں۔ دیوانہ کہو مجنوں کہو۔ پاگل کو خبطی کہو۔ میں تو سب کچھ ہوں اور کچھ بھی نہیں۔ ہونے بھی کیوں لگا۔ میں تو اپنا نہیں۔ دوسرے کا ہوں۔ کس کا ہوں

ہائے غفلت کچھ نہیں ہے آجتک اتنی خبر
کون ہے مطلوب میں کس کے طلبگار نہیں ہوں

شائد آپ کہینگے کہ اس کا سر پھر گیا ہے۔ کیا آج تک اتنی بھی خبر نہ ہوئی کہ کس کا طلبگار ہوں۔ میں کس کا طلبگار ہوں۔ میری بضاعت ہی کیا ہے۔ خاک کا پُتلہ ہستی ہی کیا ہے۔ میں جس کے طلبگاروں میں ہوں وہ اُس نور میں بستا ہے جہاں چاند ار اور سورج کا بھی گذر نہیں۔ یہ مہر و ماہ اُسی کے نور کا مظہر ہیں لیکن آپ کو دیکھتا نہیں۔ خورشید سے تو آپ آنکھ ملا نہیں سکتے۔

خورشید بھی اُس نور کا مظہر ہے قمر بھی
اے بے بصر دیکھ تمہیں آتا ہے نظر بھی

وہ اُس نور میں رہتا ہے جہاں کسی مخلوق کا گذر نہیں۔ اُسکو نہ کبھی کسی بشر نے دیکھا ہے نہ دیکھ سکتا ہے۔ البتہ بنی آدم کے واسطے دیکھنے کی ایک شرط ہے کہ جس پردہ میں چھپ کر وہ دیدار دینا چاہتا ہے اُس پردہ کو دیکھیں۔ اُس پردہ میں سے کسی قدر جھلک پڑ جائیگی۔ بشرطیکہ خلوص نیت۔ ادب۔ فرمانبرداری اور صرف خواہشِ دیدار کی غرض سے جہاں میں آپ کو لے چلوں میرے ساتھ چلیں۔ دیدار ہوگا۔ اگر آپ ہزار جان سے طالب نہ ہو جاویں تو گنہگار۔

مشرق کی طرف آسمان پر نظر اٹھا کر دیکھیں۔ دور افق پر ایک ستارہ اُٹھتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ مشرق کے نجومی اپنے زائچہ میں دیکھ رہے ہیں۔ آہا۔ یہ تو ستارہ چل رہا ہے۔ دیکھئے نجومی بھی اُس کے ساتھ ساتھ آ رہے ہیں۔ آؤ ان سے دریافت کریں کہ یہ کہاں جا رہے ہیں۔ مجھے اُمید ہے کہ یہ ستارہ ہم کو بھی اُسی مطلوب تک پہنچا دیگا۔ تاکہ ہم بے راہ نہ ہو جائیں۔ مسافت دور کی ہے ان سے دریافت کریں۔

طالب سیکھیں سمجھیں۔ یہ ستارہ کیسا ہے جسکو آپ ٹکٹکی لگائے دیکھ رہے ہیں اور اسکے پیچھے پیچھے رواں ہیں۔

(دیکھو صفحہ ۱۱)



نورافشان

مطبوعہ ۳۰ دسمبر ۱۹۲۷ء

مسلم سکھ اور ہندو صاحبان کو عید کرسمس اور نوروز مبارک ہو

جگت گرو خداوند یسوع مسیح کا دنیا میں پیدا ہونا صرف مسیحیوں کے لئے باعث مسرت نہیں بلکہ کل جہان کے لئے باعث خوشی ہے۔ وہ کل بنی آدم کا نجات دہندہ ہو کر دنیا میں پیدا ہوا تھا۔ یہ ایک تعجب خیز حقیقت ہے کہ اس کی پیدائش کے ذکر تذکرے اور خوشیاں صرف مسیحی نوشتوں میں ہی محدود نہیں بلکہ غیر مسیحی اقوام کے مذہب کی روایات میں بھی کسی نہ کسی صورت میں ظاہر ہوئی ہیں اور غیر مسیحیوں نے بھی اس کی آمد یا پیدائش کی خوشی کے اظہارات کئے ہیں۔ ذیل میں ہم اسلام اور سکھوں کی مقدس روایات سے کچھ ہدیہ ناظرین کر کے ہندو صاحبان کی طرف سے بھی جگت گرو یسوع مسیح کی پیدائش کی عید پر خوشی کا اظہار پیش کرتے ہیں۔ سب سے پیشتر قرآن شریف سے یسوع مسیح کی پیدائش کا بیان پیش کرتے ہیں۔ پھر سکھ دھرم سے اور آخر میں ہندو صاحبان کی طرف سے ایک بیان نقل کرینگے۔ انہیں بیانات کی بنا پر ہم نے تمام ہموطنوں کو عید کرسمس اور نوروز کی مبارکبادی کا ہدیہ پیش کیا ہے۔ عبارات منقولہ ذیل پر زیادہ خامہ فرسائی کرنا ہم نے مناسب خیال نہیں کیا ہر ایک ناظر انکے معانی و مطالب کو خود سمجھ سکتا ہے۔

قرآن شریف اور ولادت مسیح

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

یعنے جبکہ فرشتوں نے کہا اے مریم بے شک تجھ کو خوشخبری دیتا ہے ایک کلمہ (یعنے ساتھ کلمہ) کی اپنی طرف سے اس کا نام رہوگا مسیح عیسیٰ بیٹا مریم کا وجیہہ یار دیت دار دنیا اور آخرت میں اور خدا کے مقربوں سے اور کلام کریگا لوگوں سے گہوارہ میں اور بڑھاپے میں اور ہوگا نیکوں میں سے۔ مریم نے کہا اے پروردگار کہاں سے ہوگا میرے بیٹا اور نہیں چھوا مجھ کو کسی آدمی نے۔ خدا نے کہا یہی ہوگا (یعنے جو کہا گیا ہے وہ ہوگا) اللہ پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے جبکہ کوئی کام کرنا ٹھہر چکتا ہے تو اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ اسکو کہتا ہے "ہو" پھر ہو جاتا ہے اور اسکو سکھا دیگا کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل اور کریگا پیغمبر بنی اسرائیل کا۔ عمران۔ پھر سورہ مریم میں آیا ہے۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا قَالَ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا وَّبَرًّا بِوَالِدَتِيْ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ۔

ترجمہ ؛ اور مذکور کر کتاب میں مریم کا۔ جب کنارے ہوئے اپنے لوگوں سے ایک مشرقی مکان میں پھر پکڑ لیا اُن سے ورے ایک پردہ۔ پھر بھیجا ہم نے اس پاس پاک فرشتہ پھر بن آیا اُس کے آدمی پورا۔ بولے مجھ کو رحمان کی پناہ تجھ سے اگر تو ڈر رکھتا ہے۔ بولا میں تو بھیجا ہوا ہوں تیرے رب کا کہ دے جاؤں تجھ کو ایک لڑکا ستھرا۔ بولی کہاں سے ہوگا میرے لڑکا۔ اور چھوا نہیں مجھ کو آدمی نے اور میں بدکار کبھی نہ تھی۔ بولا یونہی فرمایا تیرے رب نے وہ مجھ پر آسان ہے اور اُس کو ہم کیا چاہیں لوگوں کو نشانی اور مہر اور ہماری طرف سے اور ہے یہ کام ٹھہر چکا۔ پھر پیٹ میں لیا اسکو پھر کنارے ہوئے اُس کو لے کر ایک پرے مکان میں۔ پھر لے آیا اُسکو جننے کا درد ایک کھجور کی جڑ میں۔ بولی کسی طرح میں مر چکی اس

سے پہلے اور ہو جاتی بھولی بسری۔ پھر آواز دی اسکو اسکے نیچے سے کہ غم نہ کھا۔ کر دیا تیرے رب نے تیرے نیچے ایک چشمہ۔ اور ہلا اپنی طرف طرف سے کھجور کی جڑ اور اس سے گرینگی تجھ پر پکی کھجوریں۔ اب کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ۔ سو کبھی تو دیکھے کوئی آدمی تو کہہ میں نے مانا ہے رحمٰن کا ایک روزہ۔ سو بات نہ کرونگی آج کسی آدمی سے۔ پھر لائے اُس کو اپنے لوگوں کے پاس۔ بولے اے مریم تو نے کی یہ چیز طوفان کی۔ اے بہن ہارون کی۔ نہ تھا تیرا باپ بُرا آدمی اور نہ تھی تیری ماں بدکار۔ پھر ہاتھ سے بتایا اس لڑکے کو۔ بولے ہم کیونکر بات کریں اس شخص سے کہ گود میں لڑکا۔ وہ بولا میں بندہ ہوں اللہ کا مجھ کو اس نے کتاب دی ہے اور مجھ کو نبی کیا اور بنایا مجھ کو برکت والا جس جگہ میں ہوں اور تاکید کی مجھ کو نماز کی اور زکوٰۃ کی جب تک رہوں میں جیتا اور سلوک والا اپنی ماں سے اور نہیں بنایا مجھ کو زبردست بدبخت۔ اور سلام ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہُوا اور جس دن مروں اور جس دن اُٹھ کھڑا ہوں جیکر۔ یہ ہے عیسٰے مریم کا بیٹا سچی بات جس میں لوگ جھگڑتے ہیں۔

چونکہ قرآن و اسلام و مسلم دنیا خداوند یسوع مسیح کی آمد کا نہایت صفائی سے اعتراف کرتی بلکہ آپ سے صدق دل سے مانتی ہے۔ اس لئے ہم صدق دل سے مسلم بھائیوں کو کرسمس کی مبارکبادی کا ہدیہ پیش کرتے ہیں۔

سکھ دھرم کی روایات مقدسہ میں آیا ہو

پرمیشور ذات اتال دُکھ روگ دا اوہدا ہسپتال
آنند کرے نرنارے ہر ہر پر بھو کرپا دھاری
دھور کی بانی آئی جن چنت سکل مٹائی
دیال پرکھ مہر باناں ہر نانک سچ وکھاناں

پن ساکھی کا کا ہاسیا
سری اسکیت جگت کے ایسا

پوہن بشٹ گگن سے جبھئی
سب نے آن ودھائی دیئی
دھن یو دھن لوگن کے راجا
رب شٹ انداد غریب نوا جا
الکھ بھون کے سرجن ہارے
داس جان موہ لیو ابھارے
ہری گر یو ہاتھ دے رکشا
پورن ہو سے چت کی اچھیا
تب چرنن من رہے ہمارا
اپنا جان کرو پرتپاپارا (الخ)

محبوب عالم عالیجناب حضرت یسوع مسیح اُس کی تعلیم و جنم دن

خوشنما دین میں وہ حاجت روا بیٹا ہیں
روشنی سے جنکے گمراہوں کے بیڑے پار ہیں

عنوان بالا کی ذیل میں ڈاکٹر رام لال مہاجن صاحب نے خداوند یسوع مسیح کی نسبت حیرت انگیز بیان شائع فرمایا ہے جو اگرچہ نہایت مختصر ہے لیکن اس میں کلام نہیں کہ اس میں انصاف کی ایک غیر معمولی شان ظاہر کی گئی ہے۔ عنوان کی ذیل میں مصلوب خداوند کی تصویر کھینچ کر اس کے سر پر عنوان کی عبارت جلی حروف میں لکھی گئی ہے۔ صلیب کے دہنے بائیں اطراف میں ذیل کی عبارت تحریر فرمائی ہے جو آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ ہم صدق دل سے مسیحیوں کی طرف سے آپ کو مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ دہنی طرف سے عبارت یوں شروع ہوتی ہے:۔

جس وقت یہ اخبار ناظرین کے ہاتھوں تک پہنچیگا ٹھیک اُس کے ایک ہفتہ بعد عیسائی جگت میں ایک عجیب و غریب قسم کی خوشی کا اظہار کیا جانا شروع ہو جائیگا۔ دوستوں یاروں کو کرسمس خط لکھنے شروع ہونگے۔ دعوتوں جلسوں جلوسوں کا انتظام کیا جاویگا۔ ناچ ہونگے۔ راگ رنگ کئے جاوینگے۔ غرضیکہ جو خوشیاں انسانی طاقت میں ہونی ممکن ہیں ہمارے عیسائی بھائی کرینگے ان دنوں میں عیسائی کنواریوں اور کنواروں کے ناطے ہونگے۔ شادیاں منائی جاوینگی۔ یہ سب کچھ صرف اس لئے ہوگا کہ اس ماہ کی ۲۵ تاریخ ان کے محبوب و دنیاء عالم کے خیرخواہ عالی جناب حضرت یسوع مسیح صاحب کا جنم دن ہُوا تھا۔ جنہوں نے اپنے وقت میں نہایت ہی بردباری انکساری و عاجزی کی تعلیم کا اپدیش کیا۔

امن کی تعلیم

اگرچہ ہم عیسائی نہیں ہیں مگر جس قدر عقیدت ہمیں اس مرد خدا اور اُس کی تعلیم سے ہے اُس کا ذکر نہیں کر سکتے۔ ہندو دھرم کے بعد جسقدر پر امن تعلیم عیسائی مذہب کی ہے اُسکی نظیر کسی اور مذہب میں ملنی نہایت مشکل ہے۔ ہم تو حیران ہیں کہ وہ لوگ کتنے ظالم تھے جنہوں نے اس امن کے شہزادے کو اس قدر خطرناک تکلیفیں دیکر صلیب پر چڑھایا اور نیزے مارے اور ہر ممکن طریقہ سے اُس کی تحقیر کی۔

عیسٰے کا بول بالا

مگر کیا ایسے خونخواروں کا آج نام و نشان موجود ہو سکتا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ اُس کے مقابلہ میں ہمارے قابلِ تعظیم جناب حضرت یسوع مسیح کا نام و کام دنیایِ عالم پر ماہتاباں کی طرح چمک رہا ہے اور جب تک زمین و آسمان قائم رہینگے ہرگز کم نہ ہوگا۔

عیسٰی کا نام

آج ایک نہیں دو نہیں بلکہ کروڑہا بندگانِ خدا جن میں مرد و خواتین شامل ہیں عیسٰے کے نام و کام کے لئے اپنا تن من دھن قربان کر چکے ہیں۔ ہمالیہ کی چوٹیوں سے لیکر سمندر کے کناروں پر وہ اپنے محبوب کے ارشاد کو اپنا کر اس کے جلال کو دنیا پر



جشنِ شادی

"وصالِ اوزعمرِ جاوداں بہ - خداوندا مرا آن دِہ کہ آن بہ"

یوں تو ہر روز ہزاروں شادیاں ہوتی ہیں اور اُن کے بیان سے سینکڑوں روزناموں کے صفحات مزین کئے جاتے ہیں لیکن بمصداقِ

"ہر گلے را رنگ و بوی دیگر است"

ہم ایک شادی کا بیان سپردِ قلم کرتے ہیں جس سے معزز ناظرین ضرور محظوظ ہونگے اور اگرچہ "شنیدہ کے بود مانند دیدہ" کا مقولہ بالکل صحیح و درست ہے تو بھی دلچسپ و مرغوب واقعات و مناظر کے بیان سے سامعہ باصرہ کی قائم مقام ہو کر و تخیل و تصور بہم پہنچا دیتی ہے کہ غیر حاضر پڑھنے اور سننے والے حضور و شہود کے درجہ کو پہنچ جاتے ہیں چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے

"نہ تنہا عشق از دیدار خیزد
بسا کیں دولت از گفتار خیزد
در آید جلوۂ حُسن از رہِ گوش
کہ چوں آید درون بیروں رود ہوش"

جشنِ شادی کی شان اور عروس و داماد کی آن بان کے بیان سے پیشتر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ طرفین کے حسب و نسب سے مختصراً ناظرین کو آگاہ کیا جائے تاکہ اس قران السعدین کی موزونیت سے واقفیت حاصل کر کے مسرور ہوں۔

عروس صاحبہ مسٹر بے۔ ای جیکب صاحب کی دخترِ نیک اختر ہیں۔ آپ ایام شیرخوارگی ہی میں آغوشِ مادر سے محروم ہو گئیں اور محبت مجسم باپ نے اپنی دیدار اندگی کے زیر اثر آپ کی ایسی احتیاط و شفقت سے پرورش کی جو ہر طرح سے قابل تقلید اور مستحق تحسین و آفرین ہے۔ مسٹر جیکب جنا کلیسیا کے ایلڈر وہ ہر دلعزیز و معزز مسیحی مرد ہیں جنکی دینداری اور امانت و دیانت کے تمام احباب و آشنا قائل و مداح ہیں۔

مس ایتھل مے جیکب صاحبہ نہایت ناز پروردہ اور حسین و ماہ جبین کی نسبت مسٹر **عالم شاہ** ایم۔ اے سے ٹھہری اور بیسویں دسمبر ۱۹۲۷ء کا دن قران السعدین کا روز قرار پایا۔ مسٹر عالم شاہ طفولیت ہی میں یتیم ہو گئے اور آپ کی والدہ صاحبہ نے بیوگی کی حالت میں بڑی مشکل سے آپ کی تعلیم و تربیت کی لیکن چونکہ خدا خود دینداروں کا حامی و حافظ ہے اسلئے آپ تمام مشکلات پر غالب آئے اور آخرکار اس سال ایم۔ اے پاس کر کے جمنا مشن سکول کی ہیڈ ماسٹری کے ممتاز عہدہ پر سرفراز ہو کر الہ آباد پہنچے اور یہاں پہنچتے ہی آپ کو مس جیکب صاحبہ سا گوہر بے بہا ہاتھ آیا اور بے ساختہ آپ کے دل سے یہ نغمہ بلند ہوا کہ

ساقی بنورِ بادہ بر افروز جامِ ما
مطرب بگو کہ کار جہاں شد بکامِ ما

الغرض عروس و داماد کو خصوصاً اور طرفین کے اقربا و احباب کو عموماً خدا خدا کر کے یہ روزِ سعید نصیب ہوا۔ گلِ عروس پر بلبلِ داماد نے اپنی بیتابی کا اظہار شروع کیا اور راز و نیاز، سوز و ساز نے اپنا رنگ جمایا۔ امید براری کی اُمنگ میں تیاریاں ہونے لگیں۔ آخرکار بوقت تین بجے بعد از دوپہر جمنا مشن کا عبادت خانہ جو زیر اہتمام مسز ہیگین باٹم صاحبہ نمونۂ فردوس بن رہا تھا مہمانوں اور تشریف آور مجمعِ عروسی سے بالکل بھر گیا۔ بہت سے لوگ عبادت خانہ کے اندر جگہ نہ ملنے کے سبب سے دروازوں میں اور باہر کھڑے تھے۔

کچھ انتظار کے بعد عروس نے اپنے جاہ و جلال کے ساتھ عبادت خانہ میں قدم رکھا اور فوراً تمام جماعت کھڑی ہو گئی۔ عروس صاحبہ اپنے والد صاحب کے بازو کے سہارے اپنی سہیلیوں کے ساتھ از بس نزاکت سے خراماں خراماں دامادِ خوش نصیب تک پہنچیں۔

"چہ خوش وقتے و خرم روزگارے
کہ یارے برخورد از وصلِ یارے
برافروزد چراغ آشنائی
رہائی یابد از داغِ جدائی"

حسب موقع گیت گائے گئے اور نہایت متانت و سنجیدگی کے ساتھ جناب پادری رلا رام صاحب نے عروس و داماد سے باہمی زن و شوئی کے قول و قرار لئے اور دعا و مناجات کے ساتھ پاک بیاہ کی رسم کو ادا کیا۔ پھر عروس و داماد اور گواہوں نے بیاہ کے رجسٹر میں حسب ضابطہ دستخط کئے اور نئے **میاں بیوی** نے شعرِ ذیل کے مطلب کو اب پہلی مرتبہ بخوبی سمجھا:

"من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری"

اب پھر اُسی شان سے گوہرِ مقصود کو حاصل کر کے عبادت خانہ سے باہر آئے اور موٹر میں سوار ہو کر الہ آباد کی سیر کی لیکن اس عالم محویت میں آپ دونوں کو کچھ نہ سوجھا کہ کدھر سے گئے اور کدھر سے آئے! ہاں ایک دوسرے کو دیکھتے اور اپنی کامیابی پر خداوند کریم جامع المتفرقین کا شکر کرتے تھے کہ

"سفضل او فضیلت بیرون از شمار"

اب کسیقدر جشنِ شادی و بزمِ نشاط کا بیان بھی ضروری ہے۔ جمنا مشن کا وسیع و پُر فضا میدان قابلِ دید اور نہایت دل آویز ہے لیکن اس روزِ سعید میں اُس کی شان کسی طرح سے غیر معمولی تھی۔ سقائی ابر نے خفیف سے ترشح اور خنکی سے نیچے گرد و غبار کو دبایا اور اوپر آفتاب کو چھپایا۔ سائبان اور

سے پیچھے بزمِ نشاط کی زینت و تقویت کے لئے شامیانے لگے تھے اور خورد و نوش کی صلائے عام تھی۔ چڑ گرم چائے اور انواع و اقسام کی گوناگوں مٹھائی بافراط تقسیم ہو رہی تھی۔ کھانے والوں سے کھلانے والے کسی طرح کم نہ تھے۔ تقسیم بھی کرتے تھے اور خود بھی کھاتے جاتے تھے۔ بیشک مزدوری مزدور کا حق ہے۔ دائن میں بیل کا منہ باندھنا بھی تو جائز نہیں۔

شادی کا کیک بمنزلہ تھا اُس سے کھایا اور جو کچھ اور جسقدر اور کھا سکتے تھے کھانے والوں نے کھایا اور لطف اُٹھایا لیکن اس کھانے پینے اور عیش و نشاط میں سب کچھ نہایت شائستہ و مہذب پیرایہ میں ہوا۔ نہ کسی نے کوئی نامناسب حرکت کی اور نہ کسی کے منہ سے کوئی نامناسب بات نکلی۔

اس جشن کا مجمع کافی بڑا تھا۔ ٹھیک تعداد معلوم نہیں لیکن جب بہت سے اصحاب کیک اور مٹھائی کے انباروں سے آگے قدم نہ رکھ سکے اور بہ طیبِ خاطر تشریف لے گئے تو جو اصحاب شام کے کھانے پر پلاؤ زردہ و قورمہ و شیرمال وغیرہ سے دو دو ہاتھ کرنے کو رک گئے اُن کا شمار قریباً چار سو ہوگا۔ یہ کھانا بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ اشیائے خوردنی کی افراط کا نتیجہ یہ ہوا کہ دیگ کے دیگ رکھے رہ گئے۔ نوکروں چاکروں میں بکثرت بانٹا اور پھر بھی بکثرت بچ گیا۔ اکیسویں تاریخ یعنی شادی کے دوسرے روز پھر زردہ گھر گھر تقسیم ہوا۔ آج چھبیسویں تاریخ ہے اور مسٹر حبیب اب تک مٹھائی تقسیم کر رہے ہیں۔ اہلِ محلہ اور ان کے نوکر چاکروں میں سے بھی کوئی نہیں چھُٹا۔ آپ کی فیاضی آپ کی دلی خوشی اور خدا کی جناب میں شکر گذاری کا اظہار ہے۔ آپ بہت ہی خوش و خرم اور بشاش ہیں۔

اب دولہا دُلہن بفضلِ خدا **ہنی مون** پر تشریف لے گئے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ خدا انکو ہر طرح سے خیر و عافیت کے ساتھ واپس لائے۔ ہمیشہ ہر حالت میں اُن کا حافظ و مددگار ہو اور آسمانی و زمینی اور جسمانی و روحانی برکات سے مالا مال فرمائے۔ آمین ثم آمین یا رب العالمین۔

راقم دعاگو محمد اسمٰعیل

بقیہ مضمون صفحہ ۴

عالم میں مشہور کر رہے ہیں۔ آج کون سا شہر و دیارِ عالم میں ہے جس میں اس بزرگ عالم کے تمام غریبوں یتیموں ناداروں۔ کوڑھیوں لاوارثوں کی سیوا اس کے بھگت نہ کر رہے ہوں۔ اسلئے ہندو و مسلمان لیڈروں کو اس بزرگ عالم کی تعلیم پر توجہ دینی نہایت ہی لازمی ہے۔ ہم نے اپنے عیسائی بھائیوں کے کئی کاموں کو جو کہ وہ اپنے والی کے نام پر سرانجام دے رہے ہیں دیکھا ہے اور اس کے دیکھنے کے بعد ہمیں اس بزرگ عالم کی بزرگ ہستی کا قائل ہونا پڑا ہے۔ جبکہ آج کل عیسائی سلطنتیں وحکام اپنے محبوب کے کام و نام کے مطابق اپنے چلن کو بنائیں اور دنیاء عالم کو بتلا دیں کہ واقعی ہم حضرت یسوع مسیح کے نام لیوا ہیں۔ ہم اس مبارک دن کی خوشی میں جملہ عیسائی بھائیوں کو مبارکباد دیتے ہوئے خواہاں ہیں کہ پرماتما ہمیں اپنے بزرگ کریم کے نقش پا پر چلنے کی توفیق عطا کریں۔

(نیاز مند ڈاکٹر رام لال مہاجن ایڈیٹر)
(مبارک ہیں وہ جو دل کے غریب ہیں ۔ مسیح)

مُسلم لیگ میں پھوٹ

لاہور ۲۵ دسمبر۔ جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ سر شفیع پارٹی نے بغاوت کردی ہے اور وہ مسلم لیگ کا ایک اجلاس لاہور میں منعقد کر رہی ہے۔ جس کے صدر سر محمد شفیع اور چیرمین استقبالیہ کمیٹی سر ذوالفقار علی خاں ہونگے۔ آل انڈیا مسلم لیگ کا اجلاس کلکتہ میں منعقد ہوگا۔ لاہور والا اجلاس سنیچروار ۳۰ دسمبر کو اسلامیہ کالج میں شروع ہوگا۔ چیرمین استقبالیہ کمیٹی اور سر محمد شفیع اپنے اپنے ایڈریس پڑھینگے۔ اُسی دن سہ پہر کو سبجکٹس کمیٹی کا اجلاس رزولیوشن مرتب کرنے کے لئے منعقد ہوگا۔ جو کھلے اجلاس میں پیش ہونگے شام کو لیگ کے ممبران کے اعزاز میں ایک گارڈن پارٹی ہوگی۔ اس کے بعد رات کو پھر سبجکٹس کمیٹی کی ایک میٹنگ ہوگی۔ سنیچروار ۳۱ دسمبر کو کھلے اجلاس میں رزولیوشن پر بحث ہوگی۔ اور اگر کام ختم نہ ہوا اجلاس یکم جنوری کو بھی جاری رہیگا ادھر پنجابی ٹولی لاہور میں اجلاس منعقد کر رہی۔ اور ادھر آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس کلکتہ میں ۳۰-۳۱ دسمبر کو منعقد ہوگا۔

جبری تعلیم کے متعلق علماء کا فتوےٰ

دہلی ۲۳ دسمبر۔ جبری تعلیم کے خلاف جسکی رو سے چھ سال سے گیارہ سال تک کی عمر کے بچوں کو سرکاری یا امدادی اسکول میں داخل کرنا فرض ہے اور بصورت خلاف ورزی جرمانہ کی سزا مقرر کی گئی ہے اس کے متعلق علمائے اسلام کا ایک فتوےٰ شائع ہوا ہے۔ اس فتوےٰ میں بتلایا گیا ہے کہ مذہبی تعلیم حاصل کرنے والے لڑکوں کو جبری تعلیم سے مستثنےٰ کرنا ضروری ہے۔

مسٹر براکوے کو حادثہ

مسٹر براکوے انڈی پنڈنٹ لیبر پارٹی کے سکرٹری اور برطانوی پارلیمنٹ کے ممبر ہیں۔ آپ اس کانگرس میں شریک ہونے کے لئے ہندوستان تشریف لائے ہوئے ہیں اور امید تھی کہ آپ کانگرس میں اپنا خاص پیغام سنائینگے۔ مگر دہلی کے قریب آپکو موٹر کا ایک شدید حادثہ پیش آیا جس سے آپ کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ اس لئے آپ کانگرس میں شریک نہ ہو سکینگے۔

مسٹر براکوے کو انڈی پنڈنٹ لیبر پارٹی میں خاص اہمیت حاصل ہے اور آپکی رائے کو بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ (بندے ماترم)

غریب الوطن شہزادہ

اور

نجات دہندہ

اور وہ پہلوٹھا بیٹا جنی اور اُسکو کپڑے میں لپیٹ کر چرنی میں رکھا کیونکہ ان کے واسطے سرائے میں جگہ نہ تھی (لوقا ۲: ۷)

بڑا دن یا کرسمس ہر سال آتا ہے اور ہم ہر سال اُسکی آمد آمد کے لئے شادمانی کے شادیانے بجاتے ہیں۔ ہر ایک مسیحی کے نزدیک یہ روزِ سعید نہایت خوشی اور شکرگذاری کا دن ہے اور آج (۲۵ دسمبر) کے دن قریباً ہر جگہ لوقا کی انجیل شریف کے دوسرے باب کا بغور مطالعہ کیا جاتا ہے۔ ہر شخص اس کے حرف حرف کو گوشِ نصیحت نیوش کو وا کر کے سنتا ہے اور ہر ایک کا دل خوشی و خرمی سے معمور ہو جاتا ہے کہ اس خدائے قادر و قدوس نے دنیا پر کس طرح رحم کیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس باب میں ہمارے لئے مژدۂ جانفزا مضمر ہے اور اس کے حرف حرف میں ایک عجیب خوشخبری پنہاں ہے لیکن جب ہم دوسرے باب کی ساتویں آیت کو پڑھتے ہیں تو ہمیں نہایت غم و الم ہوتا ہے۔ کیونکہ لکھا ہے کہ اُن کے واسطے سرائے میں جگہ نہ تھی۔

یہ وقت کیسا دردناک ہوگا۔ اس وقت کسی انسان کو مریم کی نازک اور قابلِ رحم حالت پر ترس نہ آیا۔ کسی کو خیال تک نہ گذرا کہ اس وقت مریم اور یوسف کی مدد کرنا اُن کا اخلاقی فرض ہے۔ نہیں۔ انسان جو کہ اشرف المخلوقات کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے اس وقت اس اعلےٰ اور پاک جذبہ سے محروم تھا۔ ہر ایک انسان اپنی حفاظت اور آرام میں محو تھا دوسرے کی ہمدردی کا خیال کسی کے دل میں نہ آ سکتا تھا۔ اس وقت اس ستم زدہ مریم اور یوسف کو کسی سرائے میں جگہ نہ ملی۔ لاچاری اور مجبوری کی حالت میں اُنہوں نے حیوانات۔ ہاں وہ جو کہ ہمدردی کے جوہرِ گراں مایہ سے محروم معلوم تھے . . . . کی دعوت قبول کی اور اصطبل کے ایک گوشہ میں پناہ گزیں ہوئے اور اُس جگہ وہ سلامتی کا شہزادہ تولد ہوا اور چرنی اُس کا پہلا گہوارہ ہوئی۔ کیا واقعہ المناک نہیں؟ کیا اہلِ بیت اللحم ایک امرِ غلطی کے مرتکب نہیں ہوئے؟ یہ امر واقعی افسوسناک ہے کہ جب سلامتی کا شہزادہ یا ابنِ خدا پہلی مرتبہ دنیا میں آیا تو اُسکے ساتھ یہ سلوک کیا گیا۔ بااین ہمہ ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ جو لوگوں نے جواب دیا درست تھا کیونکہ کُل جگہ پُر ہو چکی تھی لہٰذا مجبوراً کہنا پڑا۔

جگہ نہیں

لیکن ایسا ہونا لازمی تھا اور اسی پر بس نہیں بلکہ خداوند یسوع مسیح کی تمام زندگی اِدھر اُدھر پھرنے میں گذری کیونکہ ابنِ آدم کے لئے سر دھرنے کی جگہ نہ تھی۔ اہلِ بیت اللحم نے سوچا ہوگا کہ یہ ہرگز ممکن نہیں کہ ابنِ خدا یہی ہے۔ جس کی انبیائے سلف نے پیشگوئیاں کی ہیں کیونکہ ابنِ خدا شاہانہ شان کے ساتھ جلوہ گر ہوگا۔ وہ یہ باور نہ کر سکتے تھے کہ خدا کا بیٹا کبھی اس حالت میں نمودار ہوگا لیکن یہ اُن کی بےبصیرتی تھی کیونکہ یہ وہی تھا لیکن آج ہم پر بخوبی روشن ہے کہ یسوع مسیح یہی ہے اسی سے ہماری نجات ہے اور الوہیت کی ساری معموری اسی میں مجسم ہو کر سکونت کرتی ہے۔ تاہم ہم میں سے کتنے اشخاص ہیں جنہوں نے مسیح کو طاقِ نسیان پر نہیں رکھا ہوا جب خداوند یسوع مسیح ہمارے دل کے اندر داخل ہونے کے لئے دستک دیتا ہے تو کیا ہمارے دل جو دنیا کی دلفریبیوں سے پُر ہیں اہلِ بیت اللحم کی مانند نہیں کہتے کہ

جگہ نہیں

لیکن جو یسوع آج ہمارے دلوں کے دروازوں پر کھڑا ہے اور اندر داخل ہونا چاہتا ہے وہ اس نوزائیدہ بچہ سے فرق رکھتا ہے اس وقت وہ ایک بچہ کی صورت میں ظاہر ہوا۔ جس کی حقیقت ایک گوشت کے ٹکڑے سے زیادہ نہ تھی۔ جہاں چاہے رکھو۔ جو چاہو کرو۔ وہ ایک کھلونے کی طرح ہمارے بس میں تھا۔ جہاں لٹا دیا وہیں پڑا رہا۔ جب بھوک کی شدت ہوئی چلانے لگا اور شیرِ مادر کے لئے ماہیِ بے آب کی طرح تڑپنا شروع کر دیا اور کسی کو یقین نہ تھا بلکہ گمان تک نہ تھا کہ دنیا کا نجات دہندہ انسانی جسم اختیار کر کے ظاہر ہوا ہے لیکن آج بالکل برعکس ہے۔ ہم بہرہ ور ہیں کہ مسیح دنیا میں انسانی جسم میں ظاہر ہوا۔ اس نے اپنے پیغام کی تعلیم دی۔ وہ ہماری خاطر اور ہماری نجات کی خاطر مصلوب ہوا۔ تیسرے روز مردوں میں سے جی اُٹھا اور کل جہان کی نجات اس کے وسیلے ہے۔ وہی الفا اور اومیگا ہے۔ وہی دنیا کا نجات دہندہ ہے۔ وہی ہمارا منجی ہے لیکن ہم پھر بھی اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ ہم باوجود اس کے خداوند یسوع مسیح کو وہی جواب دیتے ہیں جو یوسف اور مریم کو ملا۔ اور بجائے اس کے کہ وہ ہمارے دلوں میں سکونت اختیار کرے ہم اُسے اصطبل میں بھیج رہے ہیں۔

ذرا بیت اللحم کے واقعہ پر غور کرو کہ کیوں یوسف اور مریم کو جگہ نہ ملی۔ میں ہرگز یہ باور نہیں کر سکتا کہ یہ انکار کسی ذاتی بغض و عناد کے باعث تھا یا یوسف سے لوگ ناراض تھے یا وہ کسی گذشتہ فعل کا بدلہ لینا چاہتے تھے لیکن یہ محض اسلئے ہوا کہ جگہ پُر تھی۔ قرب و جوار سے لوگ اس جگہ فراہم ہوئے تھے۔ ممکن ہے کہ یوسف اور مریم دیر میں پہنچے ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ انہیں جگہ نہ دے سکے پھر یوسف کوئی امیر شخص نہ تھا اور نہ اُس کی پوشاک امیرانہ تھی۔ وہ معمولی بڑھئی تھا۔ لہٰذا لوگوں نے اُسکی منت پر خیال ہی نہ کیا۔ اب چونکہ یہ سرائے جو درحقیقت مسیح کا مسکن چاہئے تھا پُر تھی۔ اس واسطے مسیح کو اندر داخل ہونے کی اجازت نہ ملی بلکہ وہ نکال دیا گیا۔ پس ہمیں یہ یقین کرنا پڑتا ہے کہ کینہ یا دشمنی کی وجہ نہیں بلکہ لاچاری اور مجبوری کے باعث لوگ اُنہیں جگہ نہ دے سکے اور انہیں آخرکار یہ کہنا پڑا کہ جناب!

جگہ نہیں

آج بعینہٖ یہی حال ہے۔ لوگ مسیح کو باہر نکال رہے ہیں نہ اس لئے کہ وہ مسیح سے دشمنی رکھتے ہیں۔ یا وہ اُس کی تعلیم اور زندگی کو بے سود تصور کرتے ہیں پر محض اس لئے کہ اُن کے دل بیشتر ہی انواع واقسام کی دلچسپیوں سے پُر ہیں۔ ان کے دل دنیا کی تفکرات اور دلفریبیوں سے زنگ آلودہ ہو چکے ہیں اور مسیح کو اندر آنے نہیں دیتے۔ اگر آج مسیح اُن کے دلوں میں جاگزیں ہو تو اُن کی زندگی نئی زندگی بنجائے لیکن جب مسیح اندر آنا چاہتا ہے تو اُن کے دل جو پیشتر ہی اور چیزوں سے پُر ہیں کہہ دیتے ہیں کہ جاؤ

جگہ نہیں

اگر ہم غائر نظر ڈالیں تو ہم پر منکشف ہو جائیگا کہ وہ کون سے امور ہیں جو ہمیں مسیح سے دُور رکھتے ہیں۔ اُن میں ایک دنیا کی دلچسپیاں ہیں۔ ہماری تمام توجہ اس طرف منعطف ہے کہ ہم اپنی زندگی کو عیش و عشرت سے بسر کریں اور نہیں چاہتے کہ کوئی ہمیں اس طریق کی زندگی سے منع کرے اور آئندہ زندگی کو بقول غالب کہ

دل کے خوش رکھنے کو غالبؔ یہ خیال اچھا ہو

چونکہ ہمارے دل طرح طرح کی دلفریبیوں . . . . . میں منہمک رہتے ہیں۔ لہٰذا مسیح کے لئے جگہ نہیں اور اُسے ناچار اصطبل میں رہنا پڑتا ہے۔ آج دنیا میں کتنے تھیٹر ہیں جن کے باہر یہ لکھا ہے "مسیح کے لئے جگہ نہیں"۔ آج کتنے سینما موجود ہیں جن کے اوپر یہ تحریر ہے "مسیح کے لئے جگہ نہیں"۔ کتنے ناچ گھر ہیں جن پر یہ کندہ ہے "مسیح کے لئے جگہ نہیں"۔ ہاں دنیا میں کتنے گھر ہیں جنکے دروازوں پر یہ مسطور ہے "مسیح کے لئے جگہ نہیں"۔ اس جگہ کتنے دفتر اور دکانیں ہیں جنکے باہر اگر یہ لکھدیں "مسیح کے لئے جگہ نہیں" تو درست ہوگا تاہم یہی وہ جگہیں ہیں جہاں لوگ مسرت قلبی اور راحت دلی حاصل کرتے ہیں۔ یہی وہ مرکز ہیں جہاں دلفریبی اور دلچسپی کے سامان مہیا کئے جاتے ہیں اور لوگ جوق درجوق اس جگہ جاتے ہیں لیکن جب مسیح داخل ہونا چاہتا ہے تو ہر چہار سو سے نعرہ بلند ہوتا ہے کہ اسے مت آنے دو کیونکہ

جگہ نہیں

لیکن کیا وجہ ہے کہ ہم مسیح کو آنے نہیں دیتے۔ ہمارا خیال ہے کہ مسیح ہماری زندگیوں کی دلفریبیوں کا قلع قمع کر دیگا اور ہماری زندگی پریشان زندگی ہو جائیگی کیونکہ ہم ایسے عیش و عشرت سے محروم رہینگے اور یہ سچ بھی ہے کیونکہ مسیح جب ہمارے دل میں داخل ہوگا وہ تمام بدی اور نجاست کو دور کر دیگا۔ یاد نہیں کہ جب وہ ہیکل میں داخل ہوا تو اُس نے کیا کیا؟ جب وہ ہیکل کے اندر گیا تو اسکی حالت دیکھ کر سراسیمہ رہ گیا۔ کیونکہ لوگوں نے خداوند کے مسکن کو کاروبار کی جگہ بنا رکھا تھا بلکہ وہ تو چوروں کی کھوہ تھی۔ خداوند نے یک لخت رسیاں لیکر کوڑا بنایا۔ اور تمام لوگوں کو باہر نکال دیا اور پھر از سر نو اس ہیکل کو پاک و صاف کر کے خداوند کا گھر بنایا۔ یہی ہمارے دل کا حال ہوگا۔ جب مسیح اس میں داخل ہوگا تو تمام خرابات دور ہو جائینگے اور اُس کا نور ہمارے سیاہ خانۂ دل کو بقعۂ نور بنا دیگا۔ تب وہ ہمارے دل کا بادشاہ ہوگا اور ہمیں معلوم ہو جائیگا کہ مسیح کے بغیر زندگی زندگی نہیں بلکہ موت ہے۔ یعنی وہ ہمیں گناہ کی موت سے نکالکر اپنے فضل سے زندگی بخشیگا لیکن ہم دنیوی خواہشات کے دلدادہ ہیں اور مسیح کی آواز کی طرف کان نہیں دھرتے اور ہم نہیں چاہتے کہ کوئی ہمیں ایسی نایاب دلچسپیوں سے محروم کرے۔ اس لئے جب مسیح ہمارے دل کے دروازے پر دستک دیتا ہے تو ہم بعجلت تمام کہہ دیتے ہیں جناب اس گھر میں

جگہ نہیں

بعض اوقات حرص و آز اور کسی چیز کے حصول کی خواہش ہمیں خداوند سے دور رکھتی ہے۔ مثلاً بعض اشخاص کو روپیہ کی ہوس اس قدر ہوتی ہے کہ وہ اپنا وقت خداوند کی پرستش میں ضائع نہیں کر سکتے بعض نوجوان عشق کے غلام بے دام بنجاتے ہیں اور اپنے معشوق مجازی کے خیال میں شب و روز غلطاں و پیچاں رہتے ہیں۔ اور ان کے لئے خدا اور مسیح اور دنیا کی کل خواہشیں اور تمام آرزوئیں کھو بیٹھتے ہیں ۔ ۔ لہٰذا وہ بھی یہ گوارا نہیں کرتے کہ اپنا وقت مسیح کے لئے صرف کریں۔ بعض اصحاب پر کتب بینی اور نام و نمود کا بھوت پریت اس طرح سوار ہوتا ہے کہ اُن کے لئے دنیا کی اعلیٰ ترین نعمتیں یہی ہیں اور عقبیٰ میں بھی انہیں سے کام چلیگا۔ غرضیکہ وہ صبح و مسا اسی مشغلہ میں محو رہتے ہیں اور کبھی خیال نہیں آتا کہ جو خدا کا ہے خدا کو دیں۔ ایسی خواہشات ہمارے دلوں پر قبضہ حاصل کر لیتی ہیں اور مسیح کو جو ہمارے دلوں اور جسموں کا مالک ہے اندر آنے نہیں دیتیں ہم انہیں اشیاء کو ایک بُت یا صنم بنا لیتے ہیں۔ اور شب و روز اُن کی پرستش میں مستغرق رہتے۔ لیکن زبور نویس کیا سچ کہتا ہے کہ وہ کان رکھتے ہیں پر سنتے نہیں۔ وہ آنکھیں رکھتے ہیں پر دیکھتے نہیں اور ذرا آگے چل کر وہ اُن اشخاص کو جو ایسے بتوں کے دلدادہ ہیں کہتا ہے کہ وہ جو انہیں پوجتے ہیں اُن کی مانند ہو گئے ہیں۔ کیا یہ شخص جو نام و نمود یا دنیوی دلچسپیوں کو اپنا صنم بناتے ہیں بالکل اُن کی مانند نہیں؟ وہ کانوں سے خداوند یسوع مسیح کی خوشخبری سنتے ہیں پر پھر بھی غور نہیں کرتے بلکہ مسیح اُن کے لئے کوئی وقعت نہیں رکھتا۔ مسیح جب اُن کے دلوں میں آنا چاہتا ہے تاکہ ان کو اپنے نور سے منور کرے اور اُن کے پلید دلوں کو صاف کرے تو وہ اُسکو تکلیف دہ تصور کر کے یکدم کہہ دیتے ہیں جناب!

جگہ نہیں

اس دنیا میں اور کئی وجوہات ہیں جو ہمیں مسیح تک پہنچنے سے باز رکھتی ہیں لیکن اگر ہم بیت اللحم کے اصطبل پر غور کریں وہ تمام لوگ مسیح کے نزدیک تھے تاہم دور رہے۔ صرف سرای سے ذرا دُور دنیا کا وہ امن شہزادہ بھی جبکی آمد کے لئے یہودی بے قرار ہو رہے تھے جو ایک معصوم بچہ کی صورت میں پیدا ہوا تھا لیکن وہ شومئ قسمت سے اُسے نہ دیکھ سکے۔

وہ اگر چاہتے تو اُسے سنجاف اور کمخواب کا بستر اُس کے لئے بچھا دیتے لیکن وہ اُسکی آمد کی خبر نہ پا سکے اور ایسے کاموں سے محروم رہے۔ وہ اصطبل میں پڑا تھا۔ ہاں وہ جگہ جو کہ جانوروں کی رہایش کے لئے مخصوص کی گئی تھی۔ اگرچہ وہ ایک غلیظ اور گندی جگہ تھی لیکن اُسکی آمد نے اُسے آفتاب کی مانند روشن کر دیا۔ اور اس آفتاب جہانتاب کی ہر ایک کرن اُس اصطبل سے نکلکر دنیا کو منور کر رہی ہے۔ آج دنیا کی آنکھیں اس گندے اصطبل کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ گویا کہ اُس کی آمد نے ایک ناپاک جگہ کو پاک کر دیا۔ یہی حال آجکل ہے۔ لوگ مسیح کی خوشخبری سن رہے ہیں لیکن غور نہیں کرتے۔ مسیح اُن کے دلوں کے دروازے پر ہے لیکن وہ پروا نہیں کرتے آؤ ہم اپنے دلوں کے دروازے اس کے لئے کھول دیں تاکہ وہ اندر آکر ہمارے ناپاک دلوں کو پاک کرے۔ وہ بدی کو نیکی سے اور عداوت کو اُلفت سے بدل دے اور اپنے دلوں سے کہیں اپنے دروازوں کو اونچے کرو تاکہ سلامتی کا شہزادہ داخل ہو۔ اگرچہ ہمارے دل دنیوی دلفریبیوں میں مستغرق ہیں اور طرح طرح کے گناہوں کے مرتکب ہو چکے ہیں لیکن وہ اگر ہمارے ناپاک دلوں کو ہیکل کی طرح پاک کر دیگا اور ہمیں ہمیشہ کی زندگی دیگا۔ اور ہم اُسے ایسا اندر آنے دیں کہ پھر کبھی نہ جائے اور ہمیشہ ہم اس کے ساتھ رہیں اور وہ ہمارے ساتھ۔ وہی ابدی زندگی کا مالک ہے۔ کیونکہ خدا نے ہمیں ہمیشہ کی زندگی بخشی ہے اور یہ زندگی اُس کے بیٹے میں ہے۔ جسکے پاس بیٹا ہے اُس کے پاس زندگی ہے اور جس کے پاس بیٹا نہیں اُس کے پاس زندگی بھی نہیں۔" والسلام

بی۔ این بھٹوت

اندازہ لگایا گیا ہے کہ آتش زدگیوں کی وجہ سے برطانیہ میں ہر سال ۳۰ لاکھ ٹن ملبہ جمع ہو جاتا ہے (زمیندار)

اے خداوند اپنے کام کو نئے سر سے رونق بخش

حبقوق ۳ : ۲

وہ کمیٹی جسکو آیندہ سال یعنی ۱۹۲۸ء کی بشارتی مہم کو چلانے کے متعلق چرچ کونسل نے مقرر کیا ہے اُس نے یکم مارچ لغایت ۷ مارچ بشارتی مہم کا خاص ہفتہ مقرر کیا ہے۔ جسکی تیاری کے لئے ہماری دعا مندرجہ بالا سندی آیت ہونی چاہئے۔ ہماری موجودہ ضرورت بھی یہی ہے۔ کیونکہ بیدینی پھیل رہی ہے۔ ہر جگہ فتنہ انگیزی اور فساد برپا ہیں۔ مُلک میں مذہب کی آڑ میں ہو کر جدائیوں کا ایک اُٹھتا ہوا دریا قوموں کو برباد کر رہا ہے۔ ہر طرف شرارت کا راج نظر آتا ہے۔ راستی پامال کی جا رہی ہے اور ہماری کلیسیا اس انجیر کے درخت کی مانند ہے جو پھوٹتا نہیں اور نہ ہی اُسکی تاکوں میں میوے لگتے ہیں۔ وہ اس زیتون کی مانند ہے جسکے پھل جاتے رہے اور کھیتوں میں کچھ اناج پیدا نہیں ہوتا اور گلہ بھیڑسالے میں کاٹ ڈالا جاتا ہے اور گائے بیل تھانوں میں رہے۔

کلیسیا کے مردہ پن سے [illegible] نکلتا جاتا ہے۔ موذی نے ہم پر اپنا قبضہ کر لیا ہے اور ہم کو اپنا ایسا غلام بنا لیا ہے کہ ہمارا ایمان ہمارے نجات دہندہ خداوند پر نہیں رہا۔ اپنے ہی بازو اور زور پر تکیہ کر کے ہم ان چیزوں کی تلاش میں لگے رہتے ہیں جو فانی اور چند روزہ ہیں اور وہ خوشی جو کہ ہمیں اپنے نجات دہندہ خداوند پر بھروسہ رکھنے سے حاصل ہوتی تھی جاتی رہی ہے۔ اگر خدا ہم سے بولے تو ہمیں خوف لگتا ہے۔ اے خداوند تو ہمیں بیدار کر تاکہ ہم اس میں خوش ہوں اور نبی کے ساتھ ملکر اپنے دلوں میں یہ کہیں کہ خداوند خدا میری قوت ہے اور وہ مجھے ہرنی کے سے پاؤں دیگا اور مجھے میرے اونچے مکانوں پر سیر کرائیگا۔ ہم اپنی طرف نہ دیکھیں بلکہ اُسکی طرف دیکھیں جس سے ہماری کمک آتی ہے۔ ہم کو اپنے اوپر غلبہ حاصل کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ اے خداوند ہم کو فرداً فرداً بیدار کر بیشتر اس سے کہ ہم سپاہیوں کی مانند اس مہم میں لڑنے کے لئے جاویں ہمیں یہ توفیق بخش کہ خاموشی کے ساتھ پہلے اپنے دل سے جنگ کریں تاکہ بے بہا قیمتی غلبہ ہم اپنے اوپر حاصل کریں۔ ان برائیوں کے ساتھ جنگ کر کے جو دوسروں میں پائی جاتی ہیں ہمیں کچھ فائدہ نہیں جب تک ہم خود اپنی بُرائیوں پر جنگ کر کے غالب نہ آویں ہم دوسروں کو سلامتی کی بشارت دے نہیں سکتے۔ اگر ہم میں خود سلامتی نہیں۔ پھر جماعت میں وہ شرکا جو مختلف دنیوی کام میں مصروف ہیں ان کو چاہئے کہ وہ اپنے کام کو بھی مسیح کی گواہی دینے کے لئے مخصوص کریں۔ ایسا نہ ہونے پائے کہ تمہارا دنیوی کام تمہارے آگے ایسا سد راہ ہو کہ وہ تمہیں بزدل بنا دے بلکہ اپنے کام کو اس طرح مخصوص کرو کہ کام میں جو تمہاری عادت کلام کرنے کی ہے وہ مہم کے کام میں بدستور جاری رہے ہر ایک اپنے سے یہ سوال کرے کہ ہمارے میں خود کیا قصور ہے۔ پھر ہم کو کوئی نہ کوئی مؤثر علاج سوجھیگا۔ شاید بعض ہم میں سے ایسے ہوں جو اس بات سے حوصلہ ہار بیٹھے ہوں کہ گذشتہ بشارتی کام کا کچھ نتیجہ نہیں نکلا ہم شاید اس شخص کی طرح ہیں جس نے کبھی کھیت میں کام نہیں کیا ہو اور پھر بھی اس بات کی شکایت کرتا ہو کہ جنہوں نے کھیت میں فصل بوئی تھی اُنکی فصل کیسی نکمی ہوئی ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ خود شکایت کرنے والے نے کھیت میں کتنی محنت کرنے اور بیج بونے میں وقت کاٹا۔ بیشک یہ نکتہ چینی نہیں کہ دوسروں میں عیب ہی ڈھونڈیں بلکہ خود کچھ عمدہ طریقہ سے کر کے دکھاؤ جس سے کامیاب نتائج پیدا ہوں تب ہی آپ بحیثیت نکتہ چین خود مفید ثابت ہونگے۔ اگر کلیسیا اس بات میں قاصر ہے یا اس کے کسی ذرہ میں کوئی نقص ہے تو یہ درست نہیں کہ آپ مسیح کو چھوڑ کر چلے جاویں۔ ہاں اگر آپ کو کلیسیا



کے تجربہ کار میں نقص نظر آتے ہیں تو ان نقصوں کو آپ کلیسیا سے باہر کھڑے ہو کر نہ دیکھیں بلکہ خود کلیسیا کے اندر آکر ان نقصوں کو اپنی زندگی کے نیک نمونہ سے دور کریں۔ اگر کلیسیا قاصر ہے تو ہمارا اور بھی زیادہ فرض ہے کہ ہم اسکی اصلاح کریں۔ اگر کلیسیا کے دائرہ میں ہو کر آپ کلیسیا کی اصلاح کر سکتے ہیں تو کلیسیا کی پیشوائی غیر مسیحیوں میں بھی کر سکتے ہیں۔ آؤ ہم برادرانہ تعاون سے کلیسیا اور خاندان میں جس میں خودستائی نہ ہو بلکہ ایثار نفسی اور خود انکاری کی طبیعت ہو حاصل کریں جس سے اس بشارتی مہم کا کام بخوبی سر انجام پا سکے۔ آؤ ہم اپنے تئیں اس مہم کے لائق بنائیں تاکہ ہم دوسروں کے ساتھ ملکر مسیح کی خاطر روحوں کو جیتیں لیکن پہلے خود اپنی حالت کو درست کریں۔ بکاشکہ ہر ایک جہاں تک ہو سکے اس بات کی کوشش کرے کہ وہ کلیسیا کو اس کام کے لئے مفید بنا دے جب ہم اس قادر خدا کے حضور دعا میں سربسجود ہوں تو ان کاموں کو نہ بھولیں جو کہ زمین پر ہمارے درپیش ہیں۔ رسولوں کی طرح جو مسیح کے صعود کے بعد آسمان کی طرف تکتے تھے ہم دعا میں نہ تکیں بلکہ اس طاقت کو حاصل کریں جو عالم بالا سے ملتی ہے جو کہ ہمارے موجودہ اور آنے والے کام کو خداوند مسیح کی بے غرضانہ خدمت کے قابل بنا دے

ہم خدا کے حضور دست بدعا ہیں کہ ہماری زندگی خدا کی بادشاہت بنجا دے تاکہ ہر ایک اچھے درخت کی مانند پھیلے اور صحت بخش ہووے۔ آمین ثم آمین۔

آپکا خادم

ایچ گولکناتھ کنوینر بشارتی مہم کمیٹی

جالندھر شہر

ضرورت

۲/۲

مشن سکول جلالپور جٹاں کے لئے ایک ایسے مسیحی ایس۔ وی استاد کی ضرورت ہے جو مذہبی امور میں خاص دلچسپی رکھتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت و تجربہ دی جائیگی۔ المشتھر۔ پیراں دتا ہیڈ ماسٹر برائی مینیجر مشن سکول۔ جلالپور جٹاں۔

مقررہ وقت

عنوان بالا ایک تازہ تصنیف کا نام ہے جو مسٹر ایف۔ ایم نجم الدین صاحب اختر مدیر رسالہ قاصد لاہور کی کوشش سے زیور طبع سے آراستہ ہو کر مسیحی پبلک کی خدمت میں پیش ہو چکی ہے۔ یہ کتاب لفٹیننٹ کرنل ایف۔ ڈی۔ فراسٹ صاحب کی تازہ تصنیف "دی اپوئنٹڈ ٹائم" کا اردو ترجمہ ہے۔ اس کا کاغذ لکھائی چھپائی نہایت اعلےٰ و دیدہ زیب ہے ضخامت ۹۰ صفحہ کی اور قیمت صرف ۸؍ ہے زیادہ کاپیاں خریدنے والے سے رعایت ہوگی۔ مسٹر ایف نجم الدین صاحب انور منزل سانڈہ بارود لاہور سے مل سکتی ہے۔

ہم ایک عرصہ سے یہ خیال کر بیٹھے تھے کہ ہمارے مسیحی نوجوان مسیحیت کی بابت سوچنے اور اسکی تائید و تصدیق میں کچھ لکھنے سے سبکدوش ہو بیٹھے ہیں وہ صرف مسیحی مجالس کی رونق ہی رہ گئے ہیں۔ ٹی پارٹیوں اور ٹینس اور بیڈمنٹن اور ناول و اخبار خوانی کے مشاغل سے انہیں فرصت ہی نہیں ہو سکتی وہ زیادہ سے زیادہ دینی مجالس میں صرف تقریریاں ایجاد کرنے پر کفایت کر بیٹھے ہیں اور انہوں نے سمجھ لیا ہے کہ مسیحیت پر جو کچھ لکھنا تھا وہ لکھا جا چکا اب کوئی کیا لکھ سکتا ہے مگر شکر کا مقام ہے کہ ہمارا خیال کلیۃً طور سے درست نہیں نکلا۔ اس میں اب تک مستثنے ابھی پائے جاتے ہیں لفٹیننٹ کرنل ایف۔ ڈی۔ فراسٹ اور مسٹر ایف ایم نجم الدین صاحب جیسے نوجوان اب تک موجود ہیں جو اپنے فرائض منصبی کو انجام دیتے ہوئے مسیحیت پر آج تک غور و فکر کر رہے ہیں اور اپنی معلومات کو سپرد قلم کر کے خفتگانِ مسیحیت کو جگا رہے ہیں جسکے لئے ہم خدا کا شکر کئے بغیر نہیں رہ سکتے ہیں۔

مسٹر ایف۔ ایم نجم الدین صاحب کتاب زیر نظر کے مترجم ہیں لیکن ترجمہ کرنے میں آپ نے یہ کمال کیا ہے کہ کتاب پڑھتے وقت ترجمہ معلوم نہیں ہوتی۔ بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اردو زبان میں لکھی گئی ہے۔ اس کی زبان اعلےٰ درجہ کی شستہ و پاکیزہ بلکہ ٹکسالی اردو ہے۔ جس پر سادگی کا جوبن موجیں مار رہا ہے۔ حق تو یہ ہے کہ جناب مترجم صاحب نے اصل انگریزی کتاب کے متن کے مطالب ایسی خوبی سے ادا کئے ہیں کہ پڑھتے وقت لطف آجاتا ہے مضمون کے اعتبار سے کتاب زیر نظر خفتہ مسیحیوں کو جگانے والا کوڑا ہے۔ غافلوں اور بے پرواؤں کو ہوش میں لانے کا زبردست وسیلہ ہے مسیحی متشککیوں کے کڑیوں تشکوک کی مدافعت کا ذریعہ ہے۔ زمانہ کے نشانات اور ان کی تفصیل کا مجموعہ ہے جن سے مسیحیت کی زبردست تائید و تصدیق کی گئی ہے۔ اسکے مضامین سے کتاب کی قدر و قیمت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے جو حسب ذیل ہیں:۔

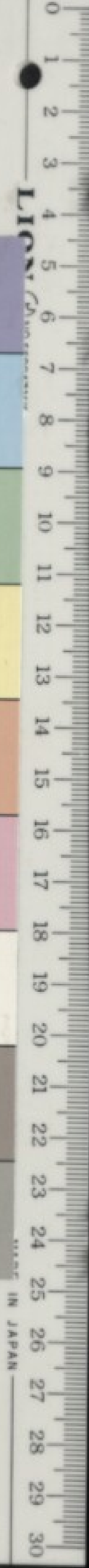
دیباچہ مترجم۔ دیباچہ مصنف۔ غیر قوم سلطنتوں کا عروج و زوال۔ آثار وقت۔ ایک مقابلہ۔ دنیا کا مستقبل۔ بچاؤ کی صورت بائبل اور مسئلہ ارتقا۔ ولادت بے پدر۔ قوم یہود۔

آخر میں اس کتاب کی بابت ہم ہر ایک مسیحی سے اور ہر ایک مسیحی خاندان سے بزور سفارش کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب کو فاضل مترجم سے منگا کر ضرور پڑھیں کتاب واقعی مفید ہے۔ جس کے لئے ہم مسٹر ایف۔ ایم نجم الدین صاحب کو صدق دل سے مبارکباد کہتے ہیں۔ (پادری غلام مسیح)

مدراس میں مسلم تعلیمی کانفرنس

مدراس ۲۷ دسمبر۔ مسلم کانفرنس نے شیخ عبدالقادر کی زیر صدارت کئی ریزولیوشن پاس کئے جن میں گورنمنٹ سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ موپلاؤں کو تعلیمی سہولتیں بہم پہنچائیں اور مالابار میں سنٹرل کالج ہائی سکول اور انڈسٹریل سکول قائم کرے۔

(رپ:ــ ٹائمز)



نجومی۔ ہم ٹھہر نہیں سکتے۔ اگر آپ ہمارے ساتھ ساتھ چلیں تو ہم آپ کو بتاتے چلینگے۔

طالب۔ ہم ضرور آپ کے ہمرکاب چلینگے۔ ممکن ہے کہ ہم بھی آپ کی بدولت اپنے مطلوب تک پہنچ جائیں۔

نجومی۔ ۱۴۰۲ برس کا زمانہ گذرا ہے کہ ہمارے ایک قومی ہیرو نے جسکو خدا سے الہام بھی ہوتا تھا نبوت کی راہ سے بتایا کہ یعقوب سے ایک ستارہ نکلیگا اور اسرائیل سے ایک عصا اُٹھیگا جس سے مراد ہے کہ شہزادہ پیدا ہوگا اور یہ سلامتی کا شہزادہ ہوگا۔ جس سے دنیا کو سلامتی ملیگی۔ اسرائیل نے جب اپنے بیٹوں کو وصیت کی اور برکت دی تب اُس نے اسی شہزادے کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہودا سے ریاست کا عصا جدا نہ ہوگا اور نہ حاکم اُس کے پاؤں سے جاتا رہیگا۔ جب تک کہ سیلا یعنے سلامتی کا شہزادہ نہ آئے ان باتوں کی خبر ہمارے پہلے علما اور بزرگوں کو ان بنی اسرائیلیوں نے دی جنکو بابل کا بادشاہ نبوکدنظر کنعان سے اسیر کرکے ہمارے دیس میں لے آیا اور فارس تک پھیل گئے۔ انہی سے یہ روایت ہم تک پہنچی ہے۔ چونکہ زمانہ کی حالت ایسی ہو رہی ہے کہ اسوقت کسی مصلح بادشاہ سالیم کی ضرورت ہے ہم نے اپنے علم جوتش سے معلوم کیا ہے کہ وہ سیلا اب پیدا ہو گیا ہے اور یہ اُس کا ستارہ ہے۔ یہی ہماری رہنمائی کر رہا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ ہم ضرور منزل مقصود تک پہنچینگے۔ ہم بڑے خوش ہونگے اگر آپ ہمارے ساتھ وہاں تک چلیں۔

طالب۔ ہم آپ کے ساتھ چل رہے ہیں لیکن ہمارے سامنے مشکل یہ ہے کہ اُسکو پاوینگے کہاں؟

نجومی۔ یہ ستارہ جدھر جائیگا ہم جائینگے۔ جہاں یہ ٹھہریگا ہم ٹھہرینگے اور دریافت کرینگے۔

طالب۔ وہ شہزادہ ہے۔ کسی بادشاہ کے ہاں ہوگا۔ وہاں ہم غریبوں کا گذر کیسے ہوگا۔ آپ تو خود بڑے لوگ ہیں۔ آپ کی شان بڑی ہے۔ آپکی تو وہاں تک رسائی ہوگی۔ ہمیں کون دیکھنے دیگا۔ نہ معلوم وہ کتنے پردوں کے اندر ہے۔

نجومی۔ چلکر دیکھیں تو سہی۔ آ ہا یہ تو ہم کو یہود کی راج دہانی تک لے آیا۔ اب پتہ لگ جائیگا۔ ممکن ہے کہ وہ اسی سامنے والے محل میں ہوگا۔ یہ ہیرودیس بادشاہ کا محل ہے۔ یہودیوں میں جانے والو یہودیوں کا بادشاہ کہاں پیدا ہوا ہے۔ ہم نے اُس کا ستارہ دیکھا ہے۔ ہم اُسے سجدہ کرنے کو آئے ہیں۔

راہرو۔ یہاں تو کوئی شہزادہ پیدا نہیں ہوا ہم تو خود ایک شہزادہ کے منتظر ہیں۔ کاش کہ تمہارا کہنا سچ ہووے اور وہ شہزادہ جسکی خبر ہمارے نبیوں نے دی ہوئی ہے آجائے اور ہم کو رومی حکومت سے آزاد کرے۔

شہزادہ کے تولد کی خبر ایسی نہ تھی کہ لوگ اُس پر توجہ نہ کرتے۔ تو کی قوم اُس کے واسطے چشم براہ تھی۔ آن کی آن میں یہ خبر کوچہ و بازار سے نکلکر ہیرودیس کے محل میں پہنچ گئی۔ جس طرح تمام شہر اس خبر سے تعجب اور حیرت میں رہ گیا۔ ہیرودیس کے محل میں چھوٹے بڑے گھبرا گئے۔ ہیرودیس کو اپنی پڑ گئی کہ میری سلطنت گئی۔ شاہ سالیم کی منتظر تمام قوم تھی۔ ہر ایک کو ان نجومیوں سے سُنکر یقین آگیا کہ اب ہماری مصیبتوں کا خاتمہ ہوگا۔ جو غیر سلطنت اور ہیرودیس سے ہم اُٹھا رہے ہیں۔ ہیرودیس کو اپنی پڑ گئی۔ علماء یہود کو بُلا کر پوچھا کہ مسایا یعنے مسیح شہزادہ کہاں پیدا ہوگا۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ وہ داؤد کے شہر بیت اللحم میں پیدا ہوگا۔ کیونکہ نبی کی معرفت یوں خبر دی گئی ہے کہ اے بیت اللحم افراطہ تو یہود کے سرداروں میں کسی سے کمتر نہیں۔ کیونکہ تجھ سے ایک سردار نکلیگا جو میری قوم کی رعایت کریگا۔ یہ سندیسہ پاتے ہی اُس نے نجومیوں کو بلاکر نرالے میں اُن سے دریافت کیا کہ وہ ستارہ کب دکھائی دیا۔ مجھے خبر ملی ہے کہ وہ بیت اللحم میں پیدا ہونے والا ہے کہ وہی داؤد کا شہر ہے۔ سو تم جاؤ اور خوب تحقیق کرو۔ جب ملے تو مجھے بھی خبر دو میں بھی جاکر اُسے سجدہ کرونگا۔

نجومی معہ طالبانِ دیدار کے یروشلم سے نکلکر بیت اللحم کی جانب روانہ ہوئے۔ آسمان پر جو نظر کی تو دیکھا کہ ستارہ سامنے ہے اور اُن کی راہبری کر رہا ہے۔ وہ بہت خوش ہوئے۔ بیت اللحم میں آئے طالبانِ دیدار بھی ساتھ تھے۔ اُن کی خوشی کی کوئی نہ تھی۔ جب اُن کو معلوم ہوا کہ وہ کسی شاہی محل میں نہیں۔ بیت اللحم میں کوئی بادشاہ نہیں۔ وہ ضرور ہم کو دیدار دیگا۔ وہ سب کے واسطے ہوگا۔ غریب امیر ہر ایک جو اُس کا طالب ہے اُسے ملیگا۔ ہماری مراد بر آئیگی۔

ستارہ ٹھہر گیا۔ جس گھر پر ٹھہرا۔ نہ وہاں پہرہ۔ نہ دربان۔ ایک سرا ہے لوگوں کی چہل پہل ہو رہی ہے۔ وہ سب بغیر اطلاع دیئے ایک گھر میں گھس گئے وہاں عجیب نظارہ دیکھتے ہیں۔ ایک ماں اپنے بچہ کو لئے چرنی میں پڑی ہے۔ بچہ کی صورت دیکھتے ہی نجومیوں نے اپنے زائچہ سے معلوم کیا کہ یہی شہزادہ ہے۔ طالبوں کے دل اُچھلنے لگے محبت اور عزت نے ایسا جوش مارا کہ سب وہیں اوندھے منہ گر گئے۔ اُن کے پاس تھا ہی کیا جو نذر کرتے ایک دل تھا سو قربان کر دیا۔ نجومیوں نے اُسکو اپنا بادشاہ اپنا معبود۔ اپنا کاہن سمجھکر۔ سونا لوبان اور مُر نذر کیا طالبوں کی مراد بر آئی۔ منجی عالمین اپنے مطلوب کو ایسے عجیب پردے اور غربت کی حالت میں دیکھکر خدا کی حمد کی کہ یہی ہمارا مطلوب ہے جس در دانہ تک ہر ایک امیر اور غریب پہنچ سکتا ہے۔ دیدار کرتے ہی دل کی آگ کو آرام ہوا۔ بے چینی دور ہوئی۔ سفر کی کلفت یہ کلام سنتے ہی جاتی رہی۔ یہ میٹھی آواز تھکے ماندے کو کیسا آرام دیتی ہے۔

اے تم لوگو جو تھکے اور بوجھ سے دبے ہو سب میرے پاس آؤ میں تم کو آرام دونگا۔

اے تھکے ماندے گنہگار خطاؤں سے دبے ہوئے خطاکار کیا تو آرام چاہتا ہے۔ آ اور دیکھ لے

آرام جاں تجھے آرام دینے کو ایسی جگہ میں ہے جہاں پہنچنے میں تجھے کوئی تکلیف نہیں۔ کوئی رکاوٹ نہیں۔ وہ خدا کا محبوب اور عالمین کا مطلوب ہے۔ طالب حق طالب مسیح ہو کر آرام وچین اور راحت سرمدی حاصل کرتا ہے۔ وہ اپنے طالبوں کو نجات اور آرام دینے آیا ہے۔ یہ خدا کا مسیح ہے جو اپنے طالب کے واسطے قربان ہوتا ہے۔ یاد رکھ یہ حق الٰہی فرمان ہے کہ

آسمان تلے سوائے مسیح کے کوئی دوسرا نام نہیں دیا گیا جس سے ہم نجات پا سکیں۔ آ جا۔ دیر مت کر

راقم۔ واعظ

ابن اللہ کی آمد

الحمد للہ۔ آج کس کی آمد کی خبر ہے یہوداہ کے بیت اللحم میں یہ کیسا عجیب سماں ہے۔ اندھیری رات میں یہ کس کا نور چمکا ہے۔ گڈریوں پر یہ حیرت کیوں چھا گئی آسمانی لشکر کا یہ ہزار راگ کیسی سر الاپ رہا ہے سنو سنو یہ کیا پیغام ہے۔ ابن اللہ کی آمد ہے وہ ابن اللہ ابن مریم بن گیا۔ یہ قوم یہود کا سردار ہے جسکی آمد میں قوم اسرائیل بے قرار تھی۔ وہ یسی کے تنے اور داؤد کے شہر بیت اللحم میں سے نکلنے والا ہے۔ اے بیت اللحم افراتاہ ہر چند کہ تو یہوداہ کے ہزاروں میں شامل ہونے کے لئے چھوٹا ہے تو بھی تجھ میں سے وہ شخص نکل کے مجھ پاس آئیگا۔ جو اسرائیل میں حاکم ہوگا اور اس کا نکلنا قدیم سے ایام الازل سے ہے میکاہ ۵: ۲ وہ مولود ازلی ہے۔ وہ اندیکھے خدا کی صورت اور تمام مخلوقات سے پہلے مولود ہے۔ کیونکہ اسی میں ساری چیزیں پیدا کی گئی ہیں۔ آسمان کی ہوں یا زمین کی دیکھی ہوں یا اندیکھی تخت ہوں یا ریاستیں یا حکومتیں یا اختیارات ساری چیزیں اسی کے وسیلے سے اور اسی کے واسطے پیدا ہوئی ہیں اور وہ سب چیزوں سے پہلے ہے اور اسی میں ساری چیزیں بحال رہتی ہیں اور وہی بدن یعنی کلیسیا کا سر ہے۔ وہی مبدا ہے کلسیوں ۱: ۱۵-۱۷-۱۸ (۱) وہ کامل خدا ہے اور انسان بنا۔ اس نے سچا انسانی بدن اور روح کو اختیار کیا اور روح القدس کی قدرت سے کنواری کے حمل میں آیا اور گناہ سے مبرا ہو کر اس سے پیدا ہوا یعنی خدا نے ایک پاک اور بے عیب بشریت اور نئی انسانیت کو اپنا مظہر قرار دیا۔ کلام الٰہی یعنی کتب سماویہ سابقہ میں مختلف اور مختصر صورتوں میں ہم خدا کا ظہور دیکھتے ہیں کہ کبھی وہ یہوواہ کا فرشتہ ہے اور کبھی وہ فرشتہ ہی یہوواہ ہے اور انبیاء سے آمنے سامنے کلام کرتا ہے اور کبھی وہ بن سینا آگ جھاڑی میں جلوہ نما ہے کبھی بادل اور آگ کا ستون اُسکی مظہریت کا عجیب نظارہ بنا ہوا ہے۔ آج یریحو کے میدان میں کھڑا ہے کل یشوعہ سے ہمکلام ہے۔ پھر دیکھو منوحہ سے کلام کرتا اور بیٹے کی بشارت دیتا ہوا مرد عجیب ہے۔

آخر اس کے اکمل اور احسن ظہور کی وجہ یہ ملتی ہے کہ ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوتا ہے اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا اور سلطنت اُسکے کاندھے پر ہوگی اور وہ اُس نام سے کہلاتا ہے۔ عجیب مشیر خدای قادر ابدیت کا باپ اور سلامتی کا شہزادہ یسعیاہ ۹: ۶ اور پھر یہ کہ دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اُس کا نام عمانوایل رکھیگی یعنی خدا ہمارے ساتھ یسعیاہ ۷: ۱۴ یہ کون خدا ہے جو ہمارے ساتھ ہے؟ وہ نوح کا خدا ہے جس نے سم کے مسکنوں میں رہنے کا وعدہ کیا وہ ابراہیم اور اضحاق اور یعقوب کا خدا ہے خروج ۳: ۱-۵ اعمال ۷: ۵۴۔ پیدایش ۹: ۲۷۔ اُسکی پیدایش کی جگہ میکاہ کی معرفت میں بیت اللحم قرار پائی ہے۔ یہ وہی ہے جسکی خبر سے تمام کتب سماویہ معمور ہے۔ (۲) وہ ابن وحید ہے یوحنا ۱: ۱۸ وہ مولود ازلی ہے کلسیوں ۱: ۱۵ وہ مظہر ذات الٰہی ہے لو آج وہ آگیا۔ انسان بچانے آگیا۔ ابن آدم بچانے آگیا۔ لو ابن داؤد آگیا بیت اللحم کی سرای میں آگیا جسکی کبھی شنید نہ تھی آج اُسکی دید ہے۔ کپڑے میں لپٹا ہوا چرنی میں پڑا ہے۔ گنہگاروں کی قسمت جاگ اٹھی انسان گنہگار ہے گناہ انسان کی فطرت میں ایک فساد عظیم ہے اور اس فطری فتور کے باعث انسان خدا سے جدا ہو گیا ہے۔ خدا اور انسان کے درمیان ملاپ کا دائرہ گناہ کے باعث تنگ ہو گیا اور انسان موت کا اور ابدی عذاب کا مستحق ہو گیا۔ انسان اپنی کوشش میں شکست کھا گیا اور خدا نے شریعت بھیج کر انسان کی حالت کو آزما لیا کہ وہ از خود خدا سے ملاپ حاصل کرنے میں قاصر اور لاچار ہے اسلئے کفارہ کی ضرورت ہوئی اور کفارہ ازلی تجویز اور علم سابق میں تھا اور خدا نے اپنی ازلی تجویز کے مطابق انسانیت کو اختیار کیا اور گنہگاروں کو بچانے کے لئے دنیا میں آیا وہ انسانی شکل وشباہت میں ابن آدم تھا۔ خدا نے اس نئی انسانیت کو بنایا اور روح القدس نے ممسوح کیا۔ وہ گنہگاروں کا کفارہ ہونے کو آیا۔ اُسکا کفارہ باپ و ابن اور روح القدس میں انجام پایا۔ خدا نے جو کچھ کرنا تھا کر دیا کسی امر میں کمی و کسر نہیں رہی۔ اب آؤ سب کچھ تیار ہے لوقا ۱۴: ۱۷ اے تھکے ماندو آؤ مفت نجات پاؤ۔ آب حیات لو۔ راہ اور حق اور زندگی پاؤ۔ فرشتوں کیساتھ مل کر حمد کے گیت گاؤ گڈریوں کا ساتھ دو اور بشارت دو۔ مجوسیوں کے ہمراہ چلو اور سجدہ کرو۔ نذریں گذرانو یہودی علماء کی طرح نوشتوں میں ڈھونڈو تاکہ اُسکے ازلی ظہور کا علم حاصل ہو۔ مگر خبردار ہیرودیس کا ساتھ نہ دو وہ اور ہی مخبوط الحواس ہے اُسکو اپنی جان کی پڑی ہے وہ اپنی موت کو دیکھتا ہے تم زندگی کو دیکھو وہ یعقوب کے ستارے سے ڈرتا ہے تم چلو وہی ستارا تمہاری روشنی ہے۔ گنتی ۲۴: ۱۷ اگر وہ ستارا ہیرودیس کے لئے موت ہے مگر تمہارے لئے وہ ہمیشہ کی زندگی ہے آؤ خدا کو اُسکے ازلی اور قدیم بیٹے میں دیکھو یوحنا ۱: ۱۴ خدا نے جہان کو اپنے بیٹے کے وسیلے پیار کیا ہے کیونکہ خدا کا بیٹا ہی خدا کا محبوب ازلی ہے۔ یوحنا ۱۷: ۲۴-۲

پس یہ دیانت کی بات اور بالکل پسند کے لایق ہے کہ یسوع مسیح گنہگاروں کو بچانے کے لئے دنیا میں آیا۔ کیونکہ ابن آدم آیا ہے کہ کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈے اور نجات دے۔ فقط

والسلام۔ راقم

پادری۔ بوٹا مل

پادری ایچ۔ اے۔ وائلی صاحب ایس۔ ٹی۔ ایم مینیجر نور افشاں امپریس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائٹر چھپا۔